حضرت سید عشرت جمیل میر رحمۃ اللہ علیہ کا سانحۂ اِرتحال

محمد اعجاز مصطفیٰ

۱۳؍ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ مطابق ۲؍ مئی ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ بعد نمازِ عشاء رات ساڑھے دس بجے عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر نور اللہ مرقدہٗ کے خادم خاص اور خلیفہ مجازِ بیعت حضرت سید عشرت جمیل میر صاحبؒ طویل علالت کے بعد ۷۸؍ برس کی عمر میں راہیِ سفر آخرت ہوگئے۔ إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ماأخذ ولہٗ ماأعطی وکل شیء عندہٗ بأجل مسمی۔

حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۳۷ء میں ہندوستان کے شہر یوپی کے علاقہ نگینہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۹ء میں بی کام کیا۔ پاکستان اسٹیل ملز میں بڑی پوسٹ پر تھے۔ حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تعلق ہونے کے بعد انہوں نے حضرتؒ کے سفر وحضر میں خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کیا اور حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال تک آپ کے ساتھ رہے اور اس کے بعد اپنے شیخ کی جدائی میں ایسے بستر پر لگے کہ انتقال تک اس سے اُٹھ نہ سکے۔ ۴۶؍ سال تک انہوں نے اپنے شیخ کی خدمت کی اور میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی وہ واحد مسترشد اور مرید ہیں جو ہر سفر میں حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہے۔ حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا تھا:

> ’’میر صاحب سید بھی ہیں، بڑھے بھی ہوگئے اور بیمار بھی ہیں۔ اگر بیمار نہ ہوتے تو یہ کسی کو میری خدمت کے لیے موقع نہیں دے سکتے تھے، آگے آگے رہتے۔ لیکن چونکہ ہمارے بزرگوں نے سیدوں سے خدمت نہیں لی، لہٰذا اب ان کو علمی کام میں لگا دیا، یہ میری باتیں نوٹ کرتے ہیں اور اس کو چھپواتے ہیں تو یہ کام صدقہ جاریہ بن رہا ہے۔ خدمت تو میرے بعد ختم ہوجائے گی اور یہ کام ان شاء اللہ تعالیٰ! ہمیشہ قیامت تک جاری رہے گا۔ میر عشرت جمیل صاحب سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے کام لے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین۔'' (پردیس میں تذکرۂ وطن، ص: ۳۷۰)

حضرت حکیم اختر صاحب قدس سرہٗ کی وفات سے قبل جو ۱۰۹؍ مواعظ حسنہ شائع ہوئے، ان کا سلسلہ ۱۹۸۲ء سے شروع ہوا، جب حضرت میر صاحبؒ اسٹیل مل میں ملازم تھے تو حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر اور علمی مضامین کو کیسٹوں میں محفوظ کرتے تھے اور یہ تمام قیمتی ذخیرہ کیسٹوں کی شکل میں محفوظ ہو گیا۔ اپنے شیخ کے مواعظ و ملفوظات ٹیپ سے کاغذ پر لاتے، پھر اس کی کمپوزنگ اور تصحیح کر کے حضرت کو سناتے تھے۔ حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ ثانی اور ضروری ترامیم کے بعد وہ مواعظ و ملفوظات طباعت کے لیے دیے جاتے۔ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ آئندہ مواعظ ''مواعظِ اختر'' کے نام سے شائع کیے جائیں، تاکہ حضرت شیخ حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حیات اور رحلت کے بعد شائع ہونے والے مواعظ میں فرق ہو جائے۔ موجودہ مواعظ ''ادارہ تالیفاتِ اختریہ'' سے شائع کیے جا رہے ہیں، جن کی تعداد ۸۹؍ مواعظِ اختر تک پہنچ چکی ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی کتابیں ''خزائن القرآن، خزائن الحدیث، درسِ مثنوی، فغانِ رومی، مواہب ربانیہ، تربیتِ عاشقانِ خدا (تین جلدیں) پردیس میں تذکرۂ وطن، ارشاداتِ دردِ دل، آفتاب نسبت مع اللہ''۔ حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی کے قلم سے اپنے شیخ کی زیرِ نگرانی مرتب ہوئیں۔ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دردِ دل اور ملفوظات کا فیض سارے عالم میں پھیلا ہوا ہے۔ لاکھوں لوگوں کی زندگیاں حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات، بیانات اور کتابوں کی برکت سے راہِ راست پر آ چکی ہیں۔

خوبروؤں سے ملا کرتے تھے میر — اب ملا کرتے ہیں اہل اللہ سے
مت کرے تحقیر کوئی میر کی — رابطہ رکھتے ہیں اب اللہ سے

یہ قطعہ عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کا ہے، صرف یہی قطعہ نہیں حضرت والا کے نظم و نثر میں جا بجا حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ملتا ہے۔ بیان کے دوران بھی علالت اور دواؤں کے اثر کے باوجود، اگر میر صاحبؒ کی آنکھ جھپک جاتی تو فوراً حضرت والا فرماتے: ''میر صاحب! آنکھیں کھول کر بیان سنو، ورنہ ابھی یہاں سے اٹھا دوں گا۔'' کبھی فرماتے: ''ابھی آپ کے سامنے قورمہ، بریانی موجود ہو تو کیوں نیند نہیں آتی۔'' یہ سارے محبوبانہ عتاب میر صاحبؒ ہی پر اس لیے نازل ہوتے تھے کہ حضرت والا جانتے تھے کہ میر صاحبؒ ڈانٹ سے ذرا کبیدہ خاطر نہیں ہوتے، بلکہ مزید فدا ہوتے ہیں۔

بعض اوقات دورانِ بیان اس وجہ سے بھی عتاب نازل ہوتا کہ میر صاحبؒ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ریکارڈ کرنے میں منہمک اور متحرک ہوتے تھے، اس موقع پر حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے: ''میر

صاحب! چھوڑو ریکارڈنگ کو، دل میں ریکارڈ کرو، صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں یہ سب چیزیں کہاں تھیں۔ مگر میر صاحب اس کے باوجود ایک بیان کیا ایک ملفوظ بھی ضائع ہونے دینا نہیں چاہتے تھے اور یقیناً اسی محبت کے ثمرات تھے کہ حضرت والا کے تقریباً دو سو مواعظ کی اشاعت حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کاوشوں سے ہوئی، اس کے علاوہ میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس غیر مطبوعہ مواد اتنا تھا کہ اس کا اندازہ لگانا بھی دشوار ہے۔

درحقیقت حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ صرف جامع الملفوظات ہی نہیں تھے، بلکہ شیخ کے مسلک اور رنگ میں سب سے زیادہ رنگے ہوئے سالک بلکہ امام السالکین تھے۔ یہی وجہ تھی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت کے انتہائی قریبی خدام اور خلفائے اجل نے حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی سے رجوع کیا اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں بھی حضرتؒ کے ضعف کی وجہ سے اکثر سالکین حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہی مشورے لیا کرتے تھے اور سب اس پر متفق تھے کہ حضرت والا اور میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشورے میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ: ''محبتِ شیخ تمام مقاماتِ سلوک کی کنجی ہے۔'' حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ حضرت شمس الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے عاشق تھے۔ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے عاشق تھے۔ حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے عاشق تھے۔ اور فرمایا:

اِک میرِ خستہ حال بھی اخترؔ کے ساتھ ہے
گزرے ہے خوب عشق کی لذت لیے ہوئے

حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بوجہ مناسبتِ قلبی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے، بالآخر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خلافت سے نوازا۔ اُن کو اپنے شیخ کے ساتھ کیسی محبت اور کیسا عشق تھا؟ اس کی ایک جھلک اس واقعہ میں دیکھئے! حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''جب انہوں نے آنا شروع کیا تو صبح فجر کے بعد آتے تھے اور رات کو جاتے تھے۔ میں نے اُن کو کہا کہ تیسرے دن آیا کرو، لیکن ایک ہی دن میں وہ تڑپ گئے۔''

حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ اتوار صبح سوا چھ بجے جامعہ اشرف المدارس گلستانِ جوہر بلاک: ۱۲ سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی میں ادا کی گئی۔ نمازِ جنازہ مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب نے پڑھائی اور حضرت حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت سید عشرت جمیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بال بال مغفرت فرمائے، آپ کی جملہ حسنات کو قبول فرمائے، آپ کو جنت الفردوس کا مکین بنائے اور آپ کے جملہ متعلقین ومریدین، اعزہ واقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔